www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مقالات

پروفیسر ثریا بتول علوی

غیر اِسلامی دنیا کی یلغار کا مقابلہ
دو قومی نظریہ کے فروغ سے ہی ممکن ہے!

اِسلام اَمن و آشتی، صلح جوئی اور اِتفاق واتحاد کا مذہب ہے۔ اسلام کا کلمہ پڑھ لینے والے تمام مسلمان اُخوت ومودّت کے مضبوط رشتے میں پروئے جاتے ہیں اور ان کے مابین کسی قسم کے افتراق وانتشار کو ہوا دینا اسلام کی نگاہ میں مذموم ترین فعل ہے۔ مذہبی گروہ بندیوں اور فرقہ پرستیوں کی اسلام سے تائید تلاش کرنا اور فرقہ وارانہ عصبیتوں کو اِسلام سے ثابت کرنے کی کوشش کرنا کبھی اسلام کی حقیقی تعبیر نہیں کہلا سکتی۔ اِسلام کے نام لیوا رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کے مصداق اور المؤمن کالجسد الواحد کی تصویر ہونے چاہئیں۔ لیکن اسی اِسلام کو جب دوسری غیر مسلم قوموں سے سابقہ پیش آتا ہے تو وہاں یہ مجموعی اسلامی مزاج یکسر تبدیل ہو جاتا ہے۔ قرآن کی تعلیمات یہ ہیں کہ غیر مسلم کو کبھی اپنا دوست نہ سمجھو، وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اسلام کے خلاف متحد بھی۔ اللہ کی حکمت بالغہ مسلمانوں کو متعدد بار یہ باور کراتی ہے کہ غیر مسلموں سے اَمن و دوستی کی توقع رکھنا ایک کارِ عبث ہے۔ کفار اسلام کے مقابلے میں صرف طاقت کی زبان سمجھتے ہیں۔ قرآن میں تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ سے معلوم ہوتا ہے کہ غیروں پر اپنا خوف اور رعب مسلط کیے رکھنا ہی ان کے ساتھ چلنے کا واحد راستہ ہے۔ اسی طرح غیروں کی عادات واَطوار کو اپنانا بھی اسلامی احکامات کے مطابق ایک سنگین جرم ہے۔ غیر مسلموں سے تشبیہ اسی کے ذیل میں آتی ہے۔ اس اعتبار سے کہا جا سکتا ہے کہ اسلام مسلمانوں میں باہم کسی تعصب کا شدید مخالف لیکن غیر مسلموں سے مکمل قومی عصبیت کا داعی ہے۔

زیر نظر مضمون اسی دو قومی نظریہ کی تعبیر ہے کہ دنیا میں دو ہی قومیں بستی ہیں، ایک مسلمان اور دوسری کفر کی ملتِ واحدۃ۔ جب تک یہ حقیقت مسلمانوں کو اَزبر نہ ہوگی، دین و دنیا کی کامیابی ان کے قدم نہیں چومے گی۔ قیامِ پاکستان بھی اس دو قومی نظریہ کی بازگشت تھی۔ گذشتہ چند سالوں کے عالمی تعصب کے آئینہ دار مسلسل عالمی واقعات نے اب بھی امتِ مسلمہ کو قرآن کی ان تعلیمات کی حقانیت ازبر نہیں کرائی تو پھر ہمیں اپنی عقل نارسا پر ماتم کرنا چاہیے۔ دو قومی نظریہ کی یہی تعبیر درست اور اسلامی تعلیمات کی آئینہ دار ہے۔ اس پر چل کر آئندہ صدی میں مسلمان کامیابی وکامرانی کی منزل پا سکتے ہیں۔ اسلامی ممالک کا مضبوط بلاک اور کفر کے مقابلہ میں ان کی سیسہ پلائی دیوار ہی ان کی عظمتِ رفتہ دوبارہ لوٹا سکتی ہے۔ گذشتہ نصف صدی میں، جس میں متعدد اسلامی ممالک دنیا کے نقشے پر ابھرے، ان اسلامی ممالک کے کافر اتحادیوں نے انہیں ذلت وبیکسی، بے چارگی اور بے وقاری کے سوا کچھ نہیں دیا، جبکہ کفر باوجود مختلف مذاہب، مختلف زبانیں اور جداگانہ تاریخ کے مختلف اعتبار سے متحد نظر آتا ہے۔ اور امتِ مسلمہ انہی کے دامن میں جائے عافیت کی تلاش میں در بدر ماری پھر رہی ہے۔ یہ صورتحال ہمارے اور ہمارے رہنمایانِ قوم کے لئے مقامِ تفکر ہے، من حیث القوم ہمیں اپنے رویوں پر نظر ثانی کرنے کی ضرورت ہے، مسلمان بھائیوں کے ساتھ بھی اور غیر مسلموں کے ساتھ بھی۔ ہمارا داخلی تعصب اور اس کے بدترین نتائج آج ہم سب کھلی آنکھوں دیکھ رہے ہیں۔ اتحادِ امت ہی وقت کی صدا ہے۔ (حسن مدنی)

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ مسلمان تاریخ عالم میں ایک تابناک مقام و مرتبہ رکھتے ہیں۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اسلام کی اپنی ایک منفرد تہذیب ہے، زندگی کے ہر شعبہ میں مسلمانوں نے ایک ہزار سال تک دنیا کی راہنمائی کی۔ علوم و معارف، فن و ہنر میں تہذیب و تمدن میں، قلم اور تلوار دونوں میدانوں میں مسلمان تمام اُقوامِ عالم سے آگے تھے۔ مگر بدقسمتی سے گزشتہ تین صدیوں سے ماضی کا وقار و جلال کھو چکے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے اندر چند خامیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ جنہوں نے بحیثیتِ قوم مسلمانوں کو کمزور کر دیا ہے ان میں سے سب سے بڑی خامی تو ایمان کی کمزوری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے

﴿ أَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ﴾ (آل عمران:۱۳۹)

"یعنی اگر تم صحیح مومن رہے تو تمہی غالب رہو گے"

دوسری کمزوری جس کی نشاندہی قرآنِ پاک فرماتا ہے، وہ تفرقہ و اِنتشار اور ذاتی و گروہی تعصب ہے: ﴿وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ﴾ (انفال:۴۶)

"یعنی آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم کمزور ہو جاؤ گے اور تمہارا رعب داب جاتا رہے گا"

تیسری کمزوری نبی پاک ﷺ نے بیان فرمائی ہے:

"ایک وقت ہو گا جب مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہو جائے گی مگر دیگر اقوامِ عالم ان پر بھوکے بھیڑیوں کی طرح ٹوٹ پڑیں گی۔ صحابہؓ نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! کیا اس وقت مسلمانوں کی تعداد تھوڑی رہ جائے گی جو اُن کے ساتھ یہ حادثہ پیش آئے گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اُن کی تعداد تو بہت ہو گی مگر ان میں ایک بیماری وَھن پیدا ہو جائے گی۔ صحابہ نے سوال کیا یہ وَھن کیا چیز ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حبّ الدنیا وکراھیة الموت یعنی دنیا سے محبت اور موت سے نفرت"

چنانچہ پورے عالم اسلام پر نظر دوڑا کر دیکھا جائے تو یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے کہ مندرجہ بالا تینوں خامیاں مسلمانوں میں پیدا ہو چکی ہیں۔ یعنی ایمان کی کمزوری، تفرقہ بازی، دنیا سے پیار اور موت سے خوف۔

بیسویں صدی میں، اس عالم انتشار میں مسلمانوں کو اُمید کی ایک بہت بڑی کرن دکھائی دی۔ یہ ۱۹۴۷ء میں قیامِ پاکستان کا معجزہ تھا۔ اس کے پس منظر پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں نے نعرہ لگایا تھا "پاکستان کا مطلب کیا: لا إله إلا الله"......

اس سے مراد کلمہ طیبہ کا زبانی وِرد نہ تھا بلکہ یہ ایک مکمل نظامِ زندگی کا خلاصہ ہے۔ پاکستان بنانے کا مطلب ہی یہ تھا کہ یہ کلمہ ہماری معاشرت، معیشت اور سیاست کی بنیاد بنے گا۔ لیکن عملاً صورت حال یہ ہے کہ نصف صدی سے زائد گزر جانے کے باوجود ہم اس منزل تک نہیں پہنچ سکے جس کی تلاش میں قوم نکلی تھی۔ اس طرح اُمید کی یہ کرن بھی اس وقت دھندلا چکی ہے۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

عملاً اس وقت صورتِ حال یہ ہے کہ دنیا کا ہر چوتھا فرد مسلمان ہے۔ دنیا میں سوا ارب کے قریب مسلمان بستے ہیں۔ دنیا کے بہترین معدنی اور زرعی وسائل مسلمانوں کے پاس ہیں۔ بہترین جغرافیائی پوزیشن مسلمانوں کی ہے کہ مشرق سے مغرب تک تمام مسلم ممالک آپس میں مربوط اور جڑے ہوئے ہیں۔ ان کا مرکز و محور خانہ کعبہ اسلامی ممالک کے وسط میں موجود ہے۔ اللہ نے مسلمانوں کو ذہنی و علمی استعداد بھی کافی دے رکھی ہے مگر اس سب کے باوجود مسلمان پریشان حال ہیں۔ وہ پچپن، چھپن (۵۶/۵۵) ممالک میں بٹے ہوئے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے ملکوں کے مسلمان سربراہ اپنے اپنے مفادات کے اسیر، عیش و عشرت کے دلدادہ اور صرف اپنے اقتدار سے مخلص ہیں۔ یمن جیسا چھوٹا سا ملک بھی شمالی یمن اور جنوبی یمن میں تقسیم ہے اور یہ دونوں مدت سے باہم برسرپیکار ہیں۔ بھارت میں قیامِ پاکستان سے لے کر اب تک دس ہزار سے زائد مسلم کش فسادات ہو چکے ہیں۔ پچھلے سالوں بابری مسجد کی شہادت کا افسوسناک واقعہ پیش آیا، وہاں مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا ہے۔ کشمیر میں ہندوستان کا ظلم و ستم چنگیز و ہلاکو کو بھی مات کر رہا ہے۔ مگر عرب ممالک کے اس کے ساتھ برادرانہ تعلقات ہیں۔ وہ ان کے دشمن اسرائیل سے اپنی دوستی کی پینگیں بڑھاتا جا رہا ہے۔ مگر پاکستان کے خلاف اس کی دشمنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے، مگر عرب ممالک اور ایران، اس کو بڑا بھائی کہتے ہیں۔ اس کی تمام فلم انڈسٹری ان مسلم ممالک کو جاتی ہے۔ اسرائیل جس نے فلسطینیوں پر ظلم و ستم کے تمام ریکارڈ مات کر دیئے ہیں۔ اب امریکہ کی چھت تلے خود اسی کے ساتھ عرب ممالک کے تعلقات مستحکم ہو رہے ہیں۔

عالم اسلام میں اس وقت کشمیر، فلسطین، بوسنیا، فلپائن، برما، صومالیہ، اریٹیریا اور کوسوا کے مسلمان شدید مظالم کا شکار ہیں۔ UNO جس کا مقصد دنیا میں امن و امان کا قیام تھا، اب روس کے زوال کے بعد امریکہ کی حاشیہ بردار کنیز کا کردار ادا کر رہی ہے۔ امریکہ نے مشرقِ وسطیٰ کے مسلمانوں کے لئے اسرائیل کو اور جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے لئے بھارت کو تھانیدار کا کردار سونپ دیا ہے۔ اور یورپ میں سربیا کو یہ ذمہ داری سونپ دی ہے کہ وہ بہر صورت بوسنیا کے مسلمانوں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ افغانستان جہاں کے مجاہدین نے کامیاب جہاد کے بعد روس کو ملک سے نکال دینے کا محیر العقول کارنامہ انجام دیا وہاں مسلسل سازشوں کے ذریعے اس کو خانہ جنگی اور باہمی قتل و غارت میں مشغول کر دیا گیا اب خدا خدا کر کے وہاں طالبان کی مسلم حکومت قائم ہوئی ہے تو یہ مغربی ممالک اس کی مخالفت کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ روس کی جو چھ مسلم ریاستیں آزاد ہوئیں اور اسلامی بلاک میں ملنا چاہتی ہیں ان کو عالم اسلام سے دور رکھنے کے لئے امریکہ نے گہری سازشوں کا جال بچھا دیا ہے۔ جو امیر مسلمان ممالک ہیں ان کے وسائل بھی حیلے بہانوں سے مغرب لوٹ کر لے جاتا ہے اور جو غریب مسلم ممالک ہیں ان کو ایڈ کے نام پر سود در سود کے ذریعے اپنا حاشیہ بردار بنا لیتا ہے۔ عالمی مالی اداروں نے تمام مسلمان

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ممالک کو اپنا غلام بنا رکھا ہے۔ عالمی نیوز ایجنسیاں یہودیوں کے پاس ہیں۔ وہ ذرائع ابلاغ کے ذریعہ ہمیشہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر ان کی تمام قوت اور وسائل ضائع کرواتے رہتے ہیں۔

اوپر سے ڈش انٹینا کی وبا اور مغربی ثقافتی یلغار نے تمام مسلم دنیا کو بے حس، بے ضمیر، عیش پرست اور جہاد سے نفرت کرنے والے بنا دیا ہے۔ عالم اسلام میں فحاشی و عریانی اور عیش پرستی کی بڑھتی ہوئی وبا کا یہ المیہ ہے کہ دنیا بھر میں جہاں مسلمان غیروں کے مظالم سے تنگ آکر علم جہاد بلند کرتے ہیں، ان کو دہشت گرد کا خطاب دیا جاتا ہے۔ امریکہ کے حاشیہ بردار مسلمان سربراہ بھی اس کی وفاداری کے جوش میں ان مسلم مجاہدین کا صفایا کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ صدر حافظ الاسد، صدر یاسر عرفات اور حسنی مبارک وغیرہ یہ سب لوگ اپنے ہاں مخلص مؤمنوں کو بنیاد پرست اور دہشت گرد کہہ کر ان کا صفایا کرنے میں مشغول ہیں۔ پاکستان نے بھی پچھلے سالوں اپنے نام نہاد آقا کی خوشنودی کے لئے عالم اسلام کے مایہ ناز اور سرمایہ افتخار مجاہدین کو جنہوں نے جہادِ افغانستان میں مالی اور جانی ہر قسم کا جہاد کیا جو دین کی خاطر اپنی کشتیاں جلا کر یہاں آئے تھے، ان کو اپنے ہاں سے نکال دیا۔ وہ اپنے اپنے ملکوں میں جاتے ہی تہ تیغ کر دیئے گئے۔

ہر اسلامی ملک کا سربراہ امریکہ کی ناراضگی کے خوف سے اپنے ملی و ملکی مفادات کا سودا کر رہا ہے۔ پاکستان اسی وجہ سے کشمیر کے رستے ہوئے ناسور کے معاملے میں اپنی اُصولی موقف سے پسپائی اختیار کر رہا ہے۔ اپنی ۵۰ سالہ تاریخ میں ملنے والی عظیم کامیابی کو، جو کارگل اور دراس وغیرہ محاذوں پر پاک فوج اور مجاہدین کو حاصل ہوئی، ہم نے اپنے بیوقوفی سے ضائع کر دیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

تمام اسلامی ممالک میں سیاسی طور پر عدمِ استحکام سے حکومتیں بنتی اور ٹوٹتی رہتی ہیں کبھی مارشل لاء لگتے ہیں، کبھی منتخب حکومتوں کے تختے الٹے جاتے ہیں، کہیں جمہوریت کے نام پر یہ سب فساد ہوتے ہیں اور کہیں اسلامی بنیاد پرستی سے بچنے کے لئے حکومت کا تختہ الٹا جاتا ہے تاکہ نہ حکومتیں مستحکم ہوں اور نہ ترقی اور رفاہِ عامہ کا کوئی کام ہو سکے۔ غرضیکہ تمام عالم اسلام کو ہر لحاظ سے پسماندہ رکھنا تمام غیر مسلم قوتوں کا سوچا سمجھا فیصلہ ہے۔ عیسائی، یہودی، ہندو، دہریے اس مسئلے پر سب متفق ہیں کہ مسلمانوں کو مسلسل پسماندہ رکھا جائے۔ دنیا بھر میں کسی ایک یہودی کو کانٹا چبھ جائے تو اسرائیل فوراً اس کے خلاف ایکشن لیتا ہے، کسی عیسائی کو کچھ ہو جائے تو پورا مغربی پریس چیخ اٹھتا ہے۔ گذشتہ دورِ حکومت میں ایک عیسائی منظور مسیح کو توہین رسالت کے سلسلے میں لوگوں نے اشتعال میں آکر ہلاک کر دیا حالانکہ عدالت میں اس کا مقدمہ چل رہا تھا۔ تو یہ مسئلہ مغرب میں اتنا بڑھا کہ صدر پاکستان جناب لغاری امریکہ کے ذاتی دورے پر گئے تو منظور مسیح کے سلسلے میں پوری فائل ساتھ لے کر گئے۔ اس وقت کی وزیر اعظم نے باقاعدہ ان کو بریف کیا اور منظور مسیح کے قتل کے تمام اہم نکات بتائے۔ اور اب طرہ یہ کہ حالیہ

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حکومت اپنی تمام اسلام پسندی کے باوجود توہین رسالت کے قانون کو بدلنے کے اِقدامات کر رہی ہے۔

میں نہایت دل گرفتگی سے یہ بات کہوں گی کہ امریکہ سیکولر ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود "عیسائی" ہے۔ ہندوستان سیکولر اور جمہوری ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود "ہندو" ہے۔ مگر ہمارے مسلمان ممالک اپنے آپ کو نظریاتی ممالک کہنے کے باوجود اسلامی مملکتیں نہیں ہیں۔ دنیا بھر میں مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹا جارہا ہے۔ ہم ایک عیسائی کے معاملے میں امریکہ کو مطمئن کرنا ضروری سمجھتے ہیں کیا ان کا اتنا خوف ہم پر طاری ہے۔ مگر کیا ان نام نہاد سربراہوں کو یہ پوچھنے کی جرات ہوئی کہ ہمارے یہ مسلمان بھائی کیوں لاکھوں کی تعداد میں ہر جگہ تہ تیغ کئے جارہے ہیں؟ آخر ہماری یہ خوئے غلامی کیا رنگ لانے والی ہے؟

اے عقل چہ می گوئی اے عشق چہ ی فرمائی؟

آخر مغرب، یو این او، یورپ، امریکہ، بھارت وغیرہ کا مسلمانوں سے یہ منافقانہ انداز کیوں؟

...... صرف مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے!!!

ایک سرب کرنل نے ۱۹۹۳ء میں بوسنیا پر بے پناہ تشدد کرتے ہوئے کہا تھا اور نیویارک ٹائمنز نے اسے باقاعدہ شائع کیا تھا...... یہ اقتباس ہر دردِ دل رکھنے والے مسلمان کے لئے غور طلب ہے

"آج اگر اہل مغرب نے بوسنیا کے خاتمہ کے سلسلہ میں ہماری مددنہ کی تو اگلے ایک یا دو عشروں میں پورا یورپ مسلمانوں کے سائے میں ہوگا۔ ہم وہ پل ہیں جو اس سیلاب کو روکے ہوئے ہے اگر یہ ٹوٹ گیا تو یورپ کو مسلمانوں سے کوئی نہ بچا سکے گا"

دو قومی نظریہ کا فروغ ہی اس صورتحال کا حل ہے

اسلام عالمگیر دین ہے اور خالق کائنات کا یہ تقاضا و منشا ہے کہ ﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ﴾ کہ "اس نظامِ زندگی کو پوری کائنات میں نافذ کیا جائے"...... اس کے لئے ہمیں ہمارا دین یہ تعلیم دیتا ہے کہ پوری دنیا میں دراصل دو ہی قومیں بستی ہیں۔ ایک مسلمان جو کلمہ طیبہ پڑھنے والے اللہ ورسول کے فرمانبردار ہیں، دوسرے غیر مسلم جو اس کلمہ کو قبول نہیں کرتے۔ وہ خواہ عیسائی یا یہودی، ہندو ہوں یا دہریے، سکھ ہوں یا بدھ، بہر صورت وہ دوسری قوم یعنی غیر مسلم ہیں۔ باقی تمام حد بندیاں جو زبان، رنگ، قوم، ملک قبیلہ، جغرافیہ اور کسی بھی امتیاز کی بنا پر دنیا میں قائم ہیں، اسلام کے نزدیک وہ باطل ہیں۔

یہاں صرف ایک حد بندی ہے: مسلمان اور غیر مسلمان کی!

قرآن پاک میں سب مسلمانوں کو حزب اللہ "اللہ کی پارٹی" کہا گیا ہے اور تمام غیر مسلموں کو حزب الشیطان کہا گیا ہے۔ یعنی اللہ کو نہ ماننے والی شیطانی پارٹی، صحیح ہے: الکفر ملة واحدة "سب کافر ایک ہی امت ہیں"

اسلام چونکہ عالمگیر دین ہے لہٰذا ساری دنیا کے مسلمان زبان، رنگ، نسل، جغرافیہ کے فرق

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کے باوجود مسلم اُمت کے افراد ہیں۔ ان سب کے حقوق یکساں ہیں۔ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں اور مساوی حیثیت کے حامل ہیں، امیر و غریب اور شاہ و گدا کا فرق یا عربی و عجمی یا کالے گورے کا فرق ان کے ہاں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ مسلمانوں میں امتیازی شان صرف اس شخص کو شامل ہے جو اللہ سے ڈرنے والا ہے۔ جو جتنا زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور کتاب و سنت کا پیرو کار ہے اتنا ہی وہ مسلمانوں میں بلند مقام و مرتبہ کا حامل ہے...... مسلمانوں کو آپس میں پیار، محبت، اتفاق، ہمدردی اور تعاون سے رہنا ضروری ہے۔ نبی پاک نے فرمایا: "سب مسلمان آپس میں جسدِ واحد کی طرح ہیں کہ جسم کے ایک حصہ کو تکلیف ہو تو بیداری اور بخار میں پورا جسم اس کا ساتھ دیتا ہے۔" قرآن پاک کا ارشاد ہے: "اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ کا شکار نہ ہونا" (آل عمران: ۱۰۳) ایک اور مقام پر ہے:

> "اے ایمان والو! اپنی جماعت کے لوگوں کے سوا دوسروں کو اپنا راز دار نہ بناؤ وہ تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کرتے۔ تمہیں جس چیز سے نقصان پہنچے وہی ان کو محبوب ہے ان کے دل کا بغض ان کے منہ سے نکلا پڑتا ہے اور جو دشمنی وہ اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں وہ اس سے شدید تر ہے۔ ہم نے تمہیں صاف صاف ہدایات دے دی ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو (تو ان سے تعلق رکھنے میں احتیاط برتو گے) (سورۃ آل عمران: ۱۱۸)
>
> "یہود اور عیسائی تم سے ہر گز راضی نہ ہوں گے، جب تک تم ان کے طریقے پر نہ چلنے لگو۔ تم صاف کہہ دو کہ راہِ ہدایت وہی ہے جو اللہ نے بتائی ہے ورنہ اگر اس علم کے بعد جو تمہارے پاس آچکا ہے تم نے ان کی خواہشات کی پیروی کی تو پھر اللہ کی پکڑ سے بچانے والا کوئی دوست اور مددگار تمہارے لئے نہیں ہے۔" (سورۃ البقرۃ: ۱۲۰)

اللہ تعالیٰ کی یہ ہدایات کتنی صاف اور واضح ہیں کہ وہ تمہارے ازلی و ابدی دشمن ہیں لہٰذا ان کا کام تو تمہیں نقصان پہنچانا ہے۔ تم خالص مؤمن بن کر، متحد رہ کر اُن کا مقابلہ کرو۔ ان کو حکمت سے اسلام کی دعوت دو۔ مان لیں تو تمہارے بھائی وگرنہ تمہارے دشمن، جن کے لئے تمہیں ہر وقت اسلحہ کی قوت فراہم رکھنی چاہئے تاکہ وہ تم سے مرعوب رہیں اور تمہیں کسی قسم کا نقصان نہ پہنچا سکیں۔ ☆

☆ گزشتہ دنوں "اعلانِ لاہور" کے موقعہ پر جب حکومت نے بھولپن میں ہندوستان سے امن دوستی اور بھائی چارگی کے خیر خواہانہ جذبات کو پروان چڑھانے کی کوشش کی تو یہ جلد ہی یہ سب کوششیں خام خیال ثابت ہوگئیں۔ کاش ہمارے اربابِ فکر و دانش نے قرآن کا کچھ مطالعہ کیا ہوتا تو اس ساری بے کار جدوجہد و کاوش کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔ قرآن غیر قوموں کے بارے میں مسلمانوں سے اس طرزِ فکر کا تقاضا کرتا ہے کہ جس قدر قوت تیار کر سکتے ہو تیار رکھو، اس سے تمہارا رعب و دبدبہ اور ہیبت کفار پر طاری رہے گی۔ جنوبی ایشیا میں قیامِ امن کا بھی یہی واحد راستہ ہے کہ اپنی قوت سے ان کو شرافت سے رہنے پر مجبور کر دو وگرنہ غیر مسلم تو اسلام کو ازل سے قبول کرنے پر تیار نہیں۔ اسلام کے حامل ہونے کے ساتھ ساتھ غیر مسلموں سے دوستی اور امن کی توقع ایک دیوانے کا خواب ہے۔ یا مسلمانوں میں اسلام باقی نہ رہے تو ممکن ہے کہ غیر مسلم انہیں برداشت کرنے اور سکون سے زندگی گزار دینے پر راضی ہو جائیں۔ لیکن کافرانہ تعصب سے تب بھی یہ توقع رکھنی فضول ہے چنانچہ بوسنیا اور وسط ایشیا کی مسلمان ریاستوں سے ان کا بغض کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ کفار کا یہ تعصب ایک ٹھوس حقیقت ہے جس کے لیے دلائل کا پورا طومار باندھنے کی ضرورت نہیں (حسن مدنی)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حقیقت یہ ہے کہ آج دنیا کو ایک نظام کی ضرورت ہے، ایک برادری بننے کی ضرورت ہے۔ اس کا واحد حل اسلام کے پاس ہے۔ اسلام ہی عالمگیر دین بھی ہے اور الہامی ہونے کی بنا پر دنیا کے تمام موجودہ مسائل کا بہترین حل بھی اس کے پاس ہے۔ جبکہ دوسرے لوگوں کے پاس انسانی نظام ہیں جو افراط وتفریط کا شکار ہونے کی بنا پر دنیا میں فساد انتشار اور بے حیائی پھیلاتے ہیں۔ مغربی تہذیب نے انسانیت کو سوائے فساد کے کچھ نہیں دیا۔ اصلاح اور تعمیر و ترقی کا پروگرام صرف اسلام کے پاس ہے۔ غیر مسلم اس نکتے کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جبکہ خود مسلمان اس نکتے سے غافل ہیں۔ آج برطانیہ، امریکہ، روس، جرمنی ہر جگہ اسلام اپنی انہی جاندار الٰہی تعلیمات کی بنا پر تیزی سے پھیل رہا ہے خصوصاً خواتین میں اور پسے ہوئے طبقوں میں...... کاش مسلمان تھوڑی سی غیرت اور حمیت کا ثبوت دیں اور اس دو قومی نظریہ کے پابند ہو جائیں تو بہت جلد عالم اسلام پر مغربی یلغار کا خاتمہ ہو جائے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس دو قومی نظریئے کے فروغ کے لئے طریق کار کیا ہو تو یہ ذیل میں ترتیب وار پیش کیا جاتا ہے۔

...... ہم امریکہ کے نیو ورلڈ آرڈر جو دراصل ''جیو (صہیونی) ورلڈ آرڈر'' ہے کے جواب میں اسلامک ورلڈ آرڈر قائم کرنے کے لئے مخلص ہو جائیں...... یعنی اپنا مسلم بلاک بنائیں۔

(۱) ہماری وحدت کی بنیاد پہلے بھی کلمہ طیبہ تھا، آج بھی یہی کلمہ ہم کو متحد کر سکتا ہے۔ توحید خالص پر ایمان و یقین میں اضافہ ہی اصل بنیاد ہے۔ اللہ پر ہمیں توکل ہو، اسی سے ہمیں خوف ہو، وہی ہماری اُمیدوں کا مرکز ہو، اسی کو ہم سب اختیارات کا مالک سمجھیں اور دل و جان سے اس کی پیروی کریں۔ آج چونکہ ہمارے ایمان کمزور ہوگئے ہیں، جذبہ توحید سرد پڑ گیا ہے۔ بندگی کا شعور نہیں رہا۔ جذبِ جنوں باقی نہیں رہا۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ تو سب باقی ہیں۔ مگر یہ سب ظاہری مظاہر ہیں ہم دن میں کتنی بار ''اللہ سب سے بڑا ہے'' کہتے ہیں مگر عملی زندگی میں ہمارے افسر ہم سے بڑے ہیں، ان سے ہم ڈرتے ہیں۔ حکومت سے ڈرتے ہیں، حکومتیں امریکہ، بھارت اور اسرائیل سے ڈرتی ہیں۔ قرآن پاک میں سورۂ توبہ میں اللہ کا ارشاد ہے

''کیا تم ان سے ڈرتے ہو حالانکہ اللہ بہت حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر تم مؤمن ہو''

حقیقت یہ ہے کہ نظریہ کی قوت دنیا کی سب سے بڑی قوت ہے۔ جتنا ایمان مضبوط ہو اتنا ہی مسلمان جری بہادر، موت سے نہ ڈرنے والے اور کسی غیر سے نہ گھبرانے والے ہوتے ہیں۔

ع گمان آباد ہستی میں یقین مردِ مسلمان کا
بیابان کی شب تاریک میں قندیل رہبانی (اقبالؒ)

(۲) اپنے تمام ذاتی اختلافات بھول کر کلمہ کی بنیاد پر ہمیں متحد ہونا ضروری ہے۔ ہمارا دین

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ہمیں اتحاد کی بہت زیادہ تلقین کرتا ہے۔ گروہی یا نسلی تعصبات تو قرآن پاک کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ کا عذاب ہیں۔

ہم ان فرقہ وارانہ یا ذاتی مفادات کی بنا پر کئی ٹکڑوں میں بٹے ہوئے ہیں جبکہ غیر مسلم دنیا ہمیں سنی، شیعہ، بریلوی، اہلحدیث کی نگاہ سے نہیں دیکھتی۔ نہ وہ ترکی، پاکستانی، عربی، عجمی کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ وہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو ایک سمجھتی ہے۔ لہٰذا ہمیں منتشر کرنے کی پوری کوشش کرتی رہتی ہے اور فائدہ خود اٹھاتی ہے۔

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقات، قربانی غرضیکہ ہر دینی فریضہ ہمیں مل کر دین کی رسی کو تھامنے کا حکم دیتا ہے۔ نماز باجماعت، رمضان میں سب مسلمانوں کے روزے، یہ سب تو مسلمانوں کو متحد کرنے والی چیزیں ہیں۔

غیر مسلم دنیا تو متحد ہونے کے لئے بڑی کوششیں اور زرِ کثیر صرف کرتی ہے پورا یورپ یورپی منڈی بنانے میں مشغول ہے۔ کہیں نیٹو کا معاہدہ کہیں سینٹو کا معاہدہ کہیں روسی بلاک، امریکی بلاک پھر یو این او کے ذریعے مختلف قوموں کا اتحاد، یہ سب اتحاد بڑے محنت طلب ہیں۔ جبکہ مسلمانوں کو حج کے ذریعے اللہ نے ایسا بے مثال پلیٹ فارم عطا کر دیا ہے جہاں مسلمان ہر سال اکٹھے ہو کر ایک دوسرے کو اپنا حالِ دل سنا سکتے ہیں، مشورے اور تجاویز پاس ہو سکتی ہیں۔ پورے عالم اسلام کی بہبود کے لئے مسلمان حکمران سوچ سکتے ہیں۔ حضرت عمرؓ اپنے تمام حکام کو حج کے موقع پر طلب کیا کرتے تھے اور سارے اہم فیصلے حج کے موقع پر کیا کرتے تھے۔

(۳) تمام عالم اسلام کا نصابِ تعلیم یکساں ہونا ضروری ہے جس میں ان کو اسلامی شعائر سے محبت اور وفاداری سکھائی جائے۔ غیر مسلموں کے اعتراضات کا جواب دیا جائے۔ دعوت اور جہاد کے لئے نئی نسل کو تیار کیا جائے۔ ان کے ذہنوں میں ملی تشخص اُجاگر کیا جائے، اسی طرح ان کی غلامانہ ذہنیت کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں اپنی زبان، لباس اور روایات پر فخر کرنا سکھایا جائے۔

...... عالم اسلام میں تعلیمی و ثقافتی وفود کا تبادلہ ہوتا رہے۔ تجارتی و اقتصادی رابطے بڑھائے جائیں

...... اس اسلامی بلاک کا اپنا اسلامی بینک ہو تاکہ امیر ممالک غیر ممالک کو بلاسود قرضے دیں اور غریب ممالک ان سے بلاسود قومی نوعیت کے پروگرام ترتیب دیں۔

...... عالم اسلام کی اپنی نیوز ایجنسی ہو تاکہ غیروں کے ذرائع اَبلاغ سے جو دلوں میں رخنے پڑتے ہیں، ان کا سدِباب ہو سکے۔ اس طرح مسلمان حکمران باہم دِگر قریب آسکیں۔

...... مسلمان اپنی ثقافت کا پرچار کریں۔ ذرائع اَبلاغ سے اسلامی پروگرام پیش کئے جائیں مسلمانوں کا کلچر اسلام ہے جبکہ مغرب کا کلچر نفس پرستی اور فحاشی۔ انڈین فلموں، گانوں، کیسٹوں اور مغرب کی بلیو پرنٹس کا بائیکاٹ کیا جائے۔

...... مسلم ممالک میں آپس میں ویزے اور پاسپورٹ کا طریقہ آسان سے آسان کیا جائے۔

...... مسلمان مل کر یو این او میں اپنے لئے مستقل دو سیٹوں کا مطالبہ کریں تاکہ عالمی مسائل پر ان کی رائے اور وزن بھی محسوس ہو۔

...... دفاع اور اسلحہ میں پیش رفت حاصل کئے بغیر یہ کام مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک مغرب اسلحہ میں فائق ہے وہ مسلمانوں کو بلیک میل کرتا اور ان کو دونوں ہاتھوں سے نقصان پہنچاتا ہی رہے گا۔ لہٰذا سائنس، ٹیکنالوجی اور اسلحہ میں ترقی مسلمانوں کے لئے بہت ضروری ہے۔ مولانا شوکت تھانویؒ فرمایا کرتے تھے: "اگر کافروں کے پاس سو میزائل ہیں اور تمہارے پاس ننانوے تو تمہیں روزِ قیامت جواب دینا ہوگا کہ تمہارا ایک میزائل ان سے کم کیوں تھا۔"

...... اسلامی حکومتوں کو تبلیغ اسلام کے لئے بے شمار رقوم وقف کرنی چاہئیں۔ امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور دعوت الی الخیر مسلمانوں کا سب سے بڑا فریضہ ہے۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

...... مسلمانوں پر ظلم کے تدارک کے لئے عالم اسلام کی مشترکہ فوج ہونی چاہئے تاکہ ہر متنازعہ مقام پر فوراً اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے پہنچا جاسکے۔

...... وقتاً فوقتاً مسلم سربراہ کانفرنسیں / وزراء کانفرنسیں ہوتی رہنی چاہئیں۔ رابطے بڑھنے چاہئیں۔ اسلامی تنظیم کانفرنس کو بہت زیادہ مضبوط اور جاندار بنایا جائے تاکہ عالم کفر من مانی نہ کرسکے۔

غرض مسلمانوں کا مستقبل مخدوش ہے۔ اس وقت ہماری حالت اس کبوتر کی سی ہے، جو بلی کو سامنے دیکھ کر اس کا مقابلہ کرنے کے بجائے اپنی آنکھیں بند کرلیتا ہے۔

ع مجھے ہے حکم اذاں لاالٰہ الااللہ کے مصداق، ہم یہ پیغام دیتے ہی رہیں گے۔ جو عذابِ صلیب ہنود و یہود کے ذریعے ہم پر مسلط کیا جانے والا ہے اس کی جھلکیاں پیش کرنا ضروری ہیں۔ شاید اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیں قومِ یونس کی سی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے! ☆☆

محدث عرصہ سے آپ کے زیر مطالعہ ہے اور آپ اس کے مضامین کی افادیت اور استدلال کے اسلوب سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ملتِ اسلامیہ میں علمی و تحقیقی شعور بیدار کرنے اور دورِ حاضر میں امت کی علمی رہنمائی کے لئے اس نوعیت کے مجلات کی اشاعت اَشد ضروری ہے۔

محدث میں جس نوعیت کا تحقیقی مواد پیش کیا جاتا ہے، بھرپور مالی وسائل نہ ہونے کی وجہ سے اس کی بروقت تکمیل میں بعض اوقات تاخیر ہوسکتی ہے، لیکن ہماری کوشش ہوتی ہے کہ جلد یا بدیر ہم ہر ماہ کا شمارہ باضابطہ شائع کرتے رہیں، آپ بخوبی جانتے ہیں کہ محدث میں مضامین کے معیار اور تحقیق میں جھول کو قطعاً قبول نہیں کیا جاتا، اس سلسلے میں زیادہ مشکلات اعلیٰ تحقیقی معیار اور مخصوص ذوق کے مطابق لکھنے والوں کی کمیابی اور ایسے اصحابِ علم کی گوناگوں مصروفیات ہیں۔ ہمارا تقریباً دو سالہ ریکارڈ اس امر کا گواہ ہے کہ ہم نے ہر ماہ قارئین کی خدمت میں زیادہ سے زیادہ تحقیقی اور معیاری مواد پیش کیا۔ یہ بھی واضح رہے کہ محدث کی کتابت میں اس قدر زیادہ میٹریل ایک صفحے میں سمو دیا جاتا ہے کہ عموماً اس نوعیت کے دیگر رسائل سے محدث کے صفحہ پر کم از کم ایک تہائی مواد زیادہ شائع ہوتا ہے۔ محدث کی دیدہ زیب کتابت اور معیاری کاغذ وخوبصورت طباعت اس حسن معیار کو دوچند کردیتی ہیں۔ اس گرانی کے دور میں اس قدر کم قیمت میں اس قدر معیاری مجلہ پیش کرنا یقیناً مشکل کام ہے، متعدد بار محدث کے زرِ سالانہ کو بڑھانے کی تجویز پیش کی گئی لیکن اس کے پیغام اور ذوقِ تحقیق کو عام کرنے کی غرض سے ادارہ نے اس اقدام کی اجازت نہیں دی۔ محدث کا یہ اعزاز ہے کہ اسکے نصف سے زائد مضامین کو ہر ماہ دیگر مجلات دوبارہ کرتے ہیں!

محدث کی مالی معاونت مجلس التحقیق الاسلامی اور جامعہ لاہور الاسلامیہ کے بجٹ سے ہوتی ہے، اور اس سلسلے میں محدث ان کے زیر بار ہی رہتا ہے، اس ضمن میں اہل خیر کو اس نیک اور سنجیدہ کام کی طرف توجہ دینے کی بھی ضرورت ہے۔ ہم ایک ملی ذمہ داری کے طور پر محدث کو شائع کرتے ہیں اور ملی کام، قوم کی علمی ومالی معاونت سے ہی انجام پذیر ہوتے ہیں۔ یہ مالی عطیات بھی محدث کے اکاؤنٹ میں جمع کرائے جاسکتے ہیں۔ (جامعہ لاہور الاسلامیہ کا ۶۰ لاکھ سے زائد سالانہ بجٹ بھی اہل خیر کی توجہ کا مستحق ہے)

قارئین سے ہماری گذارش یہ ہے کہ وہ اگر محدث کے معیار اور اس میں پیش کئے جانے والے سنجیدہ فکری مباحث سے متفق ہیں تو محدث کو صرف اپنے تک محدود نہ رکھیں بلکہ اس کو اپنے دوستوں، باذوق لوگوں اور اہل فکر ونظر کے ہاتھوں تک پہنچائیں، اس مقصد کے لئے نمونہ کے شمارہ جات صرف ایک فون کرنے یا خط لکھنے پر مفت منگوائے جاسکتے ہیں۔ آپ محدث کے زیادہ نسخے خود منگوا کر ہر ماہ تقسیم کرسکتے ہیں، اپنے عزیز واقارب کے نام اپنی طرف سے تحفۃً لگوا سکتے ہیں جس پر آپ کی طرف سے ہدیہ کی چٹ چسپاں کرکے ادارہ باقاعدہ انہیں محدث ارسال کرتا رہے گا۔ محدث کی ایجنسی حاصل کرسکتے ہیں جس پر ۲۰ فیصد رعایت دی جاتی ہے، ۵ سے زائد شمارہ جات کی خریداری پر چھٹا شمارہ سال بھر کے لئے اعزازی ارسال کیا جاتا ہے...... (حسن مدنی)

محدث ایک علمی تحریک ہے اور آپ ہی اس کے دست وبازو ہیں

ہم آپ کو اپنا دستِ تعاون بڑھانے کی دعوت دیتے ہیں...... علمی، ابلاغی، تحقیقی اور مالی و معنوی !!

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ